

رسائل و مسائل

وتر میں دعائے قنوت

ملک غلام علی صاحب

سوال ۱۔ ۱۔ خطبات (تیسواں ایڈیشن اگست ۱۹۶۳ء) صفحہ ۱۵۶ پر جو دعائے قنوت درج

ہے اس میں عام مروج دعائے قنوت سے دو لفظ زائد ہیں۔

۱۔ پہلی سطر میں **فَسْتَهْدِيكَ** کا لفظ

۲۔ تیسری سطر میں **كَلَّةٌ** کا لفظ

۲۔ خطبات حصہ دوم نواں ایڈیشن صفحہ ۳۳ پر جو دعائے قنوت درج ہے اس میں مندرجہ بالا دونوں

لفظوں کے علاوہ ایک اور لفظ **أَلْحَدَّ** زائد ہے۔ یہ دعائے آخر میں **بِالْكَفَّارِ مَلْحِقٌ** سے

پہلے لکھا ہوا ہے۔

مندرجہ الفاظ اگر دعائے قنوت ہی کا حصہ ہیں تو اس کی سند کیا ہے؟ پھر اہل حدیث حضرات

اس سے مختلف دعا رکوع کے بعد ائمہ اٹھاکر پڑھتے ہیں۔ اس عمل کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

براہ کرم وضاحت کریں تاکہ اطمینان حاصل ہو۔

جواب ۱۔ (از ملک غلام علی صاحب) نماز وتر کی آخری رکعت میں ایک سے زائد دعائے قنوت کا

ذکر احادیث میں ملتا ہے۔ ان کی سند اگرچہ صحت کے اعلیٰ مرتبے تک نہیں پہنچتی لیکن اُمت کے جمہور

محدثین و فقہانے انہیں قبول کیا ہے اور ان پر عمل کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی دعائے

قنوت کے وتر میں پڑھے جانے کا ثبوت ملتا ہے، البتہ اس کے پڑھنے کے موقع اور اس کے الفاظ کے

بار سے میں اختلاف ہے۔

حنفیہ کے نزدیک دعائے قنوت رکوع سے پہلے ہے اور شافعیہ و حنبلیہ کے نزدیک اس کا رکوع کے بعد پڑھنا مسنون ہے۔ شیخ محمد ناصر الدین البانی اپنی کتاب صلوٰۃ النبی..... میں ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، نسائی، احمد، طبرانی، بیہقی وغیرہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم اچانک وتر کی (آخری) رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت

پڑھتے تھے۔“

کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں حنفیہ کی واجب دعائے قنوت جو حضرت ابن مسعود کے حوالے

سے منقول ہے وہ درج ذیل ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَهْدِيكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ
نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ ، نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ - اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْبُدُكَ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ
نَسْعَى وَنَخْفِدُ - نَرْجُوا سَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدِّ
بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ -

غنیۃ المستملی فی شرح منیۃ المصلی جو فقہ حنفی کی مستند کتاب ہے اور الشرح الکبیر یا ”کبیری“

کے نام سے عام طور پر معروف و مشہور ہے۔ اس میں دعائے قنوت کے الفاظ وہی ہیں جو آدپر

درج ہیں اور جو آپ نے خطبات کے نویں ایڈیشن سے نقل کیے ہیں۔ ہدایہ کی شرح فتح القدر میں

مرا سیل ابی داؤد کے حوالے سے حضرت خالد بن ابی عمران سے روایت منقول ہے کہ جبرئیل نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعائے قنوت سکھائی۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْضَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ
وَنَتْرُكُ مَنْ يَكْفُرُكَ - اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْبُدُكَ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ
نَسْعَى وَنَخْفِدُ - نَرْجُوا سَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ - إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدِّ
بِالْكَفِّ مَلْحِقٌ

ظاہر ہے کہ اس دعا اور منقولہ بالا دعا میں تھوڑا بہت لفظی تفاوت ہے۔ اس کے بعد امام ابن الہمام

مزید فرماتے ہیں۔ تو قدر اُغیرہ جاز والاولیٰ ان یقرأ بعدہ قنوت الحسن:

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ.....

اگر نمازی مذکورہ بالا دعا کے سوا کوئی دوسری دعا پڑھے تو بھی جائز ہے اور اولیٰ و افضل یہ ہے کہ اس دعا کے بعد وہ دعائے قنوت بھی پڑھے جو حضرت حسنؓ کو آنحضرتؐ نے سکھائی تھی۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا آعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ.....

کبیری میں ترمذی اور سنن اربعہ کے حوالے سے وتر کی یہ دعا بھی منقول ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرَبِّكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمَعَاذِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

صاحب کبیری (شیخ ابراہیم الحلبي) بھی فرماتے ہیں۔

والولیٰ ان یضم الیہ ما تقدم عن الحسن..... اللَّهُمَّ اهْدِنِي

فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ.....

(بہتر اور افضل یہ ہے کہ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ..... کے ساتھ ملا کر وہ دعا

بھی پڑھی جائے جو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی اور وہ یہ ہے۔) اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ.....

اس کے بعد شیخ الحلبي لکھتے ہیں۔

وَعَبْدُ ذَلِكَ مِنَ الْأَدْعِيَةِ الَّتِي لَا تُشْبِهُ كَلَامَ النَّاسِ -

(مذکورہ دعاؤں کے علاوہ کوئی دوسری دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے مگر وہ انسانوں کی عام

گفتگو سے ملتی جلتی نہ ہو)۔

اس مختصر سے جواب سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ وتر میں دعائے قنوت رکوع سے پہلے

بھی پڑھی جاسکتی ہے اور رکوع کے بعد بھی۔ جو دعائے اہل حدیث حضرات پڑھتے ہیں اور جو احفاد

پڑھتے ہیں دونوں مسنون و ماثور ہیں، بلکہ حنفیہ کے نزدیک دونوں کو جمع کرنا افضل ہے۔ الفقہ

على المنزلة الرابع عشر میں درج ہے کہ حنابلہ کے نزدیک جو دعائے قنوت وار اور افضل

ہے وہ یہ ہے :-

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَهْدِيكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ وَ
نُؤْتِيكَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَكَثَرْنَا عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ ، نَشْكُرُكَ وَ لَا
نَكْفُرُكَ - اللَّهُمَّ إِنَّا كَتَبْنَا عَلَيْكَ النَّعْمَ وَالنَّعْمَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ
وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ أَجْدَدُ بِالْكَفْرِ مِنْ مَلْحِقٍ -

اس کے بعد متصلاً وہی دعا تحریر ہے جو حضرت حسنؑ سے مروی ہے۔ پھر وہ دعا درج ہے جو
فتح القدیر کے حوالے سے اوپر گزری چکی ہے یعنی اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ -
پھر عنبلیہ کا مسلک یہ بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا دعائوں کے سوا کوئی دوسری دعا پڑھنے
میں بھی کوئی حرج نہیں، اگرچہ ماثور دعائیں افضل ہیں۔ گویا کہ الفاظ کے لحاظ سے احناف اور
حنابلہ کی دعائے قنوت میں بھی کوئی خاص فرق نہیں ہے، اگرچہ حنابلہ رکوع کے بعد دعا کو افضل
سمجھتے ہیں اور دعائیں دونوں ہتھیلیاں اوپر اٹھاتے ہیں اور ختم دعا پر پھیرتے ہیں جیسا کہ ہمارے
دیار کے حضرات اہل حدیث کا عمل ہے۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ دعائیں ہاتھ اٹھانا اور
انہیں منہ پر ملنا مسنون ہے اور بعض صحابہ سے بھی یہ عمل منقول ہے۔ حنفیہ کے نزدیک جس طرح
نماز میں دوسری دعائیں ہاتھ اٹھانے بغیر پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح دعائے قنوت بھی پڑھی جائے۔
بعض اصحاب مثلاً امام بیہقی کا قول ہے کہ ہاتھ اٹھانے تو جائیں مگر پہرے پر ملے نہ
جائیں۔ ہمارے نزدیک یہ محض جزوی اختلافات ہیں جن میں سے ہر ایک کے حق میں یکساں استدلال
ممکن ہے اور ہر مسلک اپنی جگہ پر جائز و صحیح ہے۔